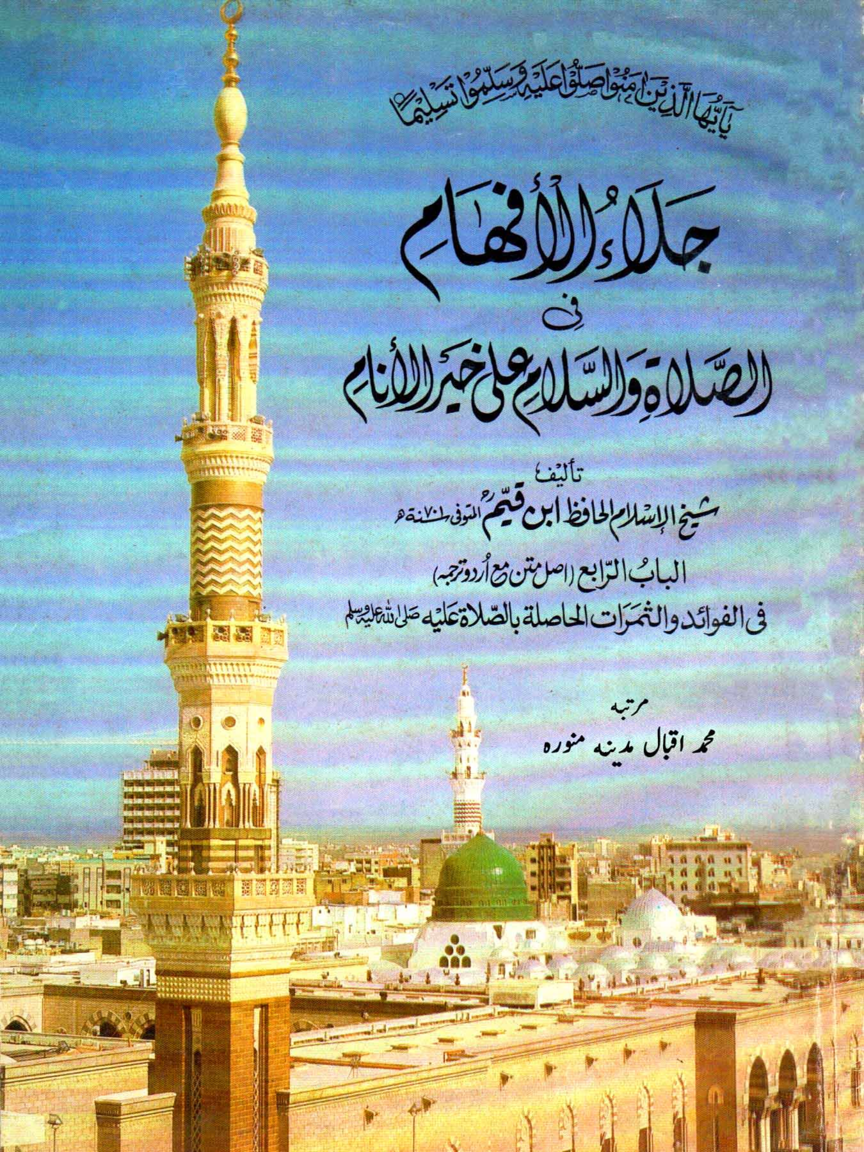

يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

جلاء الأفهام

في

الصلاة والسلام على خير الأنام

تأليف

شيخ الإسلام الحافظ ابن قيّم رح المتوفی ۷۵۱ سنة ھ

الباب الرّابع (اصل متن مع اردو ترجمہ)

فی الفوائد والثمرات الحاصلة بالصّلاة علیه صلی اللہ علیہ وسلم

مرتبہ
محمد اقبال مدینہ منورہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جَلَاءُ الْأَفْهَامِ

فی

الصَّلاۃِ وَالسَّلامِ علی خیرِ الأنامِ

تألیفُ

شیخ الاسلام الحافظ ابن قیّم رحمه الله

مقدمہ

حَضرت اقدس صُوفی **مُحمّد اقبَال** صَاحب (مدنی)

معاونت خصوصی برائے ترتیب و کمپوزنگ
حضرت جناب آفتاب احمد (مدینہ منورہ)

ترتیب و کمپوٹر کمپوزنگ: محمد نور باری

مکتبہ اقبالیہ

نور حراء

نور حراء پبلیشرز

ای میل: noorbari786@gmail.com فون: 0092-312-2502281

٢٠ صفر المظفر ١٤٤٤

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

جلاء الأفهام

في

الصّلاة والسّلام على خير الأنام

تأليف

شيخ الإسلام الحافظ ابن قيّم رحمہ اللہ المتوفی ٧٠١ سنة ھ

الباب الرّابع (اصل متن مع اُردو ترجمہ)

في الفوائد والثمرات الحاصلة بالصّلاة عليه صلی اللہ علیہ وسلم

ناشر

مكتبة الشيخ ٣/٣٦٧ بهادر آباد كراتشي

مُقدّمہ (اُردو)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد: آیت کریمہ انّ اللہ وملائکتہٗ یصلون علی النبی الخ میں درود شریف پڑھنے کا حکم دینے میں جو تمہید اختیار فرمائی گئی ہے۔ اس شان سے کوئی دوسرا حکم نہیں دیا۔ لہٰذا ضرور اس عمل کے فضائل بہت ہوں گے۔ اسی لئے علماء امّت نے اِس مبارک عمل کے فضائل میں مستقل تصانیف کیں. اِس ذیل میں عربی میں امام سخاویؒ کی القول البدیع اور حافظ ابن قیمؒ کا رسالہ جلاء الافہام اور اردو میں حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمہ اللہ کا رسالہ فضائل درود شریف مشہور ہیں۔

بعض حضرات نے ذکر اللہ اور دُعاؤں کے فضائل کے ضمن میں درود شریف کے فضائل بھی بیان کئے کہ یہ عمل ذکر اللہ ذکر الرسول شکر اللہ معرفت اللہ عبادت اللہ اور دُعا وغیرہ سب اُمور کو مشتمل ھے۔ اس عمل سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت ظاہر ہوتی ہے۔ جیسا کہ آیت شریفہ سے ظاہر ہے اور انکی عبدیت بھی ظاہر ہوتی ہے کہ ان کو بھی اللہ جلّ شانہٗ کی رحمت خاصّہ کی حاجت ہے اور درود شریف پڑھنے کے طریقے میں ہمارا عجز ظاہر ہوتا ہے کہ ہم حقیر ناچیز اس عظیم حکم کے حق کی ادائیگی سے قاصر ہونے کی وجہ سے خود حکم دینے والے (اللہ جلّ شانہٗ) ہی سے اس عمل یعنی درود بھیجنے کی درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنی شان کے مطابق تو بھیجتے ہی ہیں ہماری طرف سے بھی وہی بھیجیں کہ ہم محتاجوں کے پاس مانگنے کے سوا تو کچھ ہے نہیں۔

بعض حضرات نے درود وسلام کے صیغوں میں محبّت وشوق کے غلبہ سے ایسے الفاظ میں اپنے جذبات کا اظہار کیا جن میں شرعی حدود سے تجاوز پایا جاتا ہے۔ یعنی ان میں کچھ الفاظ موہم شرک یا بے ادبی کے ہوتے ہیں۔ اگرچہ کہنے والا اپنے حال کی وجہ سے معذور ہو۔ اور ان کے اس عمل پر کچھ بشارتوں اور برکات و اثرات کا ظہور بھی ہوا ہو۔ کہنے والے کی باقی زندگی میں علم وفضل اور قبولیت کے آثار ہوں۔ تاہم ہمارے لئے ماثورہ درودوں کی بجائے ان کو اختیار کرنا کچھ مستحسن نہیں ہے۔ اگرچہ الفاظ کی اچھی تاویل کرکے پڑھنے کا جواز ہو جاتا ہے۔ اور بزرگوں کے کلام کی تاویل اچھی ہی کرنی چاہیئے۔ مگر بعض جُہلاء نے عقیدت کی بناء پر محض اپنے خیال و

گمان سے بلا دلیل کچھ فضائل گھڑ لئے اور ان بے سند خیالات کو بڑے وثوق سے فضائل کے طور پر بیان کر دیا۔ حالانکہ اگر کسی صحابی سے بھی کسی عمل کے ثواب کی مقدار نقل ہو تو وہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہوگی۔ یعنی سمجھا جائے گا کہ انہوں نے یہ خبر ضرور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بواسطہ یا بلا واسطہ سُنی ہوگی۔ کیونکہ اس بارے میں اپنی رائے سے کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔

اور بعض محقق عُلماء نے فضائل کے باب میں محدثین کے توسّع اور روایات کے قبول کرنے میں نرم اصول کو اختیار کرتے ہوئے ترغیب و ترہیب میں حدیث کی روایت نقل کرنے میں ایسی شدّت نہیں کی جو کہ عقائد و احکام میں کی جاتی ہے۔

لیکن بعض محققین پر توحید کے مذاق کا ایسا غلبہ ہوتا ہے کہ وہ فضائل کے باب میں بھی کسی وسعت و رعایت کو جائز نہیں رکھتے اس شدّت میں حضرت امام ابن قیمؒ کی بھی شہرت ہے حضرت ممدوح علم و فضل کے اعتبار سے اہلِ سنت کی متفق علیہ شخصیت ہیں۔ احقر نے فضائل درود شریف میں آپ کی کتاب جلاالافہام کا مطالعہ کیا تو اس کے آخری باب راج کو کتاب کا ایسا زبدہ پایا جو ناقص الایمان اور کج فہمی و دماغی خشکی کے مریضوں کا بہترین علاج ہے۔ اس سے ایک طرف اہلِ محبّت حضرات بے سبب باتوں کی بجائے کتاب و سنت کے مطابق حقائق سے لُطف اندوز ہونگے اور انشاء اللہ ادب کے ساتھ عمل کریں گے دوسری طرف جو لوگ فضائل درود محبت رسول اور ذکرِ رسول سے اپنے دلوں میں تنگی پاتے ہیں اور نامناسب بلکہ غیر شرعی اور منافیٔ ایمان روّیہ رکھتے ہیں انشاءاللہ کتاب کا یہ باب ان کی شفاء کا بھی ذریعہ ہوگا۔

ہم ان چند اوراق میں اصل کتاب جلاالافہام کے چوتھے باب کا صرف فوٹو چھاپ رہے ہیں اس میں جو فوائد لکھے ہیں ان کے متعلق حدیثیں کتاب کے شروع میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ مصنّف نے حدیث کے ہر پہلو کو تفصیل سے لکھا ہے۔ اُردو دانوں کے لئے مقابل کے صفحے پر اُردو لفظی ترجمہ کر دیا اور آخر میں حدیث پاک کے درود و سلام کے چالیس صیغے درج کر دیئے۔ تاکہ فضائل پڑھنے کے ساتھ ساتھ عمل بھی ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، اپنی رضا اور اپنے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلم کی سچّی محبّت و اتباع نصیب فرمائے۔

۲۸ ربیع الاوّل سنہ ۱۴۱۰ھ

محمّد اقبال

مدینہ منورہ

تقديم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين ، والصلوة والسلام على سيد المرسلين سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين

اما بعد

فقد قال الله تعالى عزوجل مخبراً وآمراً : ﴿ إِنَّ اللهَ وَمَلآئِكَتَه يُصَلّونَ عَلَى النَّبِىِّ ياأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾ . وسياق الآية يدل على أن لهذا العمل شأنا ليس لغيره ، وأن فى اتيانه فضائل كثيرة ، وقد صنف العلماء فى هذا الباب كتباً مفردة ، ذكروا فيها ما ورد فى فضله كالسخاوى الامام فى « قول البديع » وابن القيم الحافظ فى « جلاء الافهام » وفضيلة شيخ الحديث محمد زكريا الكاندهلوى ثم المدنى رحمه الله فى رسالته الاردوية سماها « فضائل درود شريف » وآخرون ذكروا فضل الصلوة على النبى عليه السلام فى فصل مستقل ضمن ما جمعوا فى بيان الاذكار المأثورة كالنووى فى « كتاب الاذكار » والجزرى فى « الحصن » وغيرهما فى غيرهما .

فالصلوة على النبى ﷺ تشتمل على ذكرالله وذكر رسوله (عليه الصلوة والسلام) والدعاء ومعرفة الله والطاعة والشكر وغير ذلك من انواع

العمل ، وبيان أنه ﷺ عبد يحتاج الى رحمة خاصة من الله سبحانه وتعالى ، وبيان لتقصيرنا فى اداء حقه ﷺ حيث انا لانستطيع اتيان الصلوة عليه صلى الله عليه وسلم كما ينبغى لجنابه فنسأل الله سبحانه أن يصلى عليه منا كما ينبغى أن يصلى عليه -ﷺ- ، وكما هو يصلى عليه -ﷺ-.

ثم لايخفى أن بعض المشايخ يصلون على النبى ﷺ بصيغ خاصة وردت عليهم فى غلبة الشوق والمحبة ، وان كان فيها بعض مؤاخذات فى نظر الفقيه ، وهؤلآء معذورون بسبب استهلاكهم فى كيفية خاصة وردت عليهم وحصلت لهم البشرى . وظهر فيهم آثار القبول والبركة ، لكن مع ذلك لاشك أن اختيار صيغ الصلوات الماثورة احسن على كل حال وافضل ، ولايحسن بنا أن نترك المأثور ونختار ما جرى على السنة المشائخ وان كان لها تاويلا سائغاً وكذلك ينبغى ، لكن الجهال قديوردون فى فضائل صيغ المشايخ ما لا اصل لها لحسن ظنهم بهم وذلك كلها كذب موضوع ، كيف ولو جاء فى هذا الباب اثر موقوف يكون حكمه حكم المرفوع فان الفضائل لاتدرك بالراى فبالأولى أن صيغ المشايخ لا تثبت فيها الفضائل أصلاً .

ثم إن المحققين من المحدثين قد توسعوا فى أخذ أحاديث الفضائل والمناقب والترغيب والترهيب ولم يشددوا فيه كتشديدهم فى أخذ أحاديث العقائد والأحكام خلافاً لبعض العلماء حيث يشددون فى أخذ احاديث الفضائل ايضاً وفيهم ابن القيم الإمام فانه ايضاً من المتشددين وان كان بارعا فى العلم معتمداً عند أهل السنة .

وقد طالعت كتابه « جلاء الأفهام » فوجدت فى الباب الرابع منه ما يشتمل على زبدة ما جاء فى فضائل الصلاة عليه الصلوة والسلام ، وفيه شفاء لكل زائغ ناقص الإيمان الذى يشمئز قلبه عن ذكر فضائل الصلوة على النبى

عليه الصلوة والسلام وذكره صلى الله عليه وسلم ، يسيئ الأدب فى هذا الباب.

وعسى أن يستبشر بقراءته أهل المحبة ويجعلونه ورداً لهم حسب ما ورد فى الكتاب والسنة ويدعون ما لم يرد فيهما .

وهذه المجموعة يشتمل على الباب الرابع من كتاب « جلاء الأفهام » وعلى ترجمته باللغة الأردوية ، وما أودع فيه المصنف من الفوائد ، فليطالع لها الأحاديث التى ذكرها المصنف فى مبدأ كتابه ، وقد فصل المصنف كل ما يتعلق بالحديث بياناً شافياً ، والترجمة مقابل المتن أمام الصفحة الآتية وقد نقلنا فى الآخر أربعين صيغة للصلوات المروية الماثورة لكى يعمل بها العاملون مع علمهم بالفضائل من دون تاخير .

ونسأل الله سبحانه حسن القبول ، والتوفيق لمرضاته ، وحبه وحب نبيه واتباعه صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم

محمداقبال

٢٨/ ربيع الاول ١٤١٠

الباب الرابع

في الفوائد والثمرات الحاصلة بالصلاة عليه ﷺ

الأولى: امتثالُ أمر الله سبحانه وتعالى.

الثانية: موافقتُه سبحانه في الصلاة عليه ﷺ وإن اختلفتِ الصَّلاتان، فصلاتُنا عليه دعاء وسؤال، وصلاةُ الله تعالى عليه ثناء وتشريف كما تقدم.

الثالثة: موافقةُ ملائكته فيها.

الرابعة: حصولُ عشرِ صلواتٍ من الله على المصلّي مرة.

الخامسة: أنه يُرفعُ عشرُ درجات.

السادسة: أنه يُكتب له عشرُ حسنات.

السابعة: أنه يُمحى عنه عشرُ سيئات.

الثامنة: أنه يُرجى إجابةُ دعائِه إذا قدَّمَها أمامَه، فهي تُصاعدُ الدعاءَ إلى عند ربِّ العالمين[1]

التاسعة: أنها سببٌ لشفاعته ﷺ إذا قرنها بسؤال الوسيلة له أو أفردَها، كما تقدَّم حديثُ رُويفع بذلك.

العاشرة: أنها سببٌ لغفران الذنوب، كما تقدم.

الحادية عشرة: أنها سببٌ لكفاية الله العبدَ ما أهمَّه.

الثانية عشرة: أنها سبب لقرب العبد منه ﷺ يوم القيامة، وقد تقدم حديث ابن مسعود بذلك.

---

(١) كذا بالأصل، وفي المطبوع: «وكان موقوفاً بين السماء والأرض».

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چوتھا باب

ان فوائد اور ثمرات کے بیان میں جو درود شریف سے حاصل ہوتے ہیں

۱ ــــ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اطاعت۔

۲ ــــ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر درود بھیجنے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ موافقت اگرچہ دونوں درود (یعنی بندے اور اللہ تعالیٰ کا) معنیٰ کے اعتبار سے الگ الگ ہیں۔ کیونکہ ہمارا درود بھیجنا تو دعا اور سوال ہے اور اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنا ثناء وتشریف ہے۔ جیسا کہ گذر چکا۔

۳ ــــ ملائکہ کے ساتھ موافقت

۴ ــــ ایک مرتبہ درود بھیجنے والے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس درودوں کا حصول۔

۵ ــــ دس درجے بلند ہوتے ہیں۔

۶ ــــ دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

۷ ــــ دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

۸ ــــ اگر دعا سے پہلے درود پڑھیں تو اجابت دعا کی اُمید ہے کیونکہ درود شریف دعا کو رب العٰلمین تک پہنچاتا ہے۔

۹ ــــ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شفاعت کا سبب ہے۔ اگر ساتھ ساتھ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے لئے وسیلہ کا بھی سوال کرے یا صرف درود پڑھے۔ جیسا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں گذر چکا۔

۱۰ ــــ مغفرت کا سبب ہے جیسا کہ گذر چکا۔

۱۱ ــــ اللہ تعالیٰ کی طرف بندے کی مہمات کی کفایت کا سبب ہے۔

۱۲ ــــ قیامت کے دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے قریب ہونے کا سبب ہے جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں گذر چکا۔

الثالثة عشرة: أنها تقومُ مقامَ الصَّدقة لذي العُسْرة.

الرابعة عشرة: أنها سببٌ لقضاء الحوائج.

الخامسة عشرة: أنها سببٌ لصَلاة الله على المصلِّي وصلاةِ ملائكته عليه.

السادسة عشرة: أنها زَكاةٌ للمصلِّي وطهارةٌ له.

السابعة عشرة: أنها سببٌ لتبشير العبد بالجنَّة قبلَ موته، ذكره الحافظُ أبو موسى في كتابه، وذكر فيه حديثاً.

الثامنة عشرة: أنها سببٌ للنجاة من أهوال يوم القيامة، ذكره أبو موسى وذكرَ فيه أيضاً حديثاً.

التاسعة عشرة: أنها سببٌ لردِّ النبي صلَّى الله تعالى عليه وسلم الصَّلاةَ والسَّلامَ على المصلِّي والمُسلِّم عليه.

العشرون: أنها سببٌ لتذكُّر العبدِ ما نسيَه، كما تقدم.

الحادية والعشرون: أنها سببٌ لطيبِ المجلس، وأن لا يعودَ حسرةً على أهلِه يومَ القيامة.

الثانية والعشرون: أنها سببٌ لنفي الفقر، كما تقدم.

الثالثة والعشرون: أنها تنفي عن العبد اسمَ البخل إذا صلَّى عليه عندَ ذكره ﷺ.

الرابعة والعشرون: أنها ترمي صاحبَها على طريق الجَّنة، وتخطىءُ بتاركها عن طريقها.

الخامسة والعشرون: أنها تُنجي من نتن المجلس الذي لا يُذكر فيه الله ورسولُه ويُحمد ويُثنى عليه فيه، ويُصلَّى على رسوله ﷺ.

السادسة والعشرون: أنها سببٌ لتمام الكلام الذي ابتُدىء بحمد الله والصَّلاة على رسوله.

السابعة والعشرون: أنها سببٌ لوفور نور العبد على الصِّراط، وفيه حديثٌ ذكره أبو موسى وغيره.

۱۳۔۔۔ تنگدست کے لئے صدقے کا قائم مقام ہے۔
۱۴۔۔۔ قضاءِ حوائج (ضرورتوں کے پورا ہونے) کا سبب ہے۔
۱۵۔۔۔ درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے درود بھیجنے کا سبب ہے۔
۱۶۔۔۔ اس میں درود پڑھنے والے کو طہارت اور پاکیزگی حاصل ہوتی۔
۱۷۔۔۔ موت سے پہلے جنت کی بشارت کا سبب ہے۔ اس کے بارے میں حافظ ابو موسیٰ۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔ نے اپنی کتاب میں حدیث ذکر کی ہے۔
۱۸۔۔۔ قیامت کے دن قیامت کی ہولناکیوں سے نجات ہے۔ اس کے بارے میں بھی حدیث حافظ ابو موسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ نے اپنی کتاب میں ذکر کی ہے۔
۱۹۔۔۔ درود وسلام پڑھنے والے پر جواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی طرف سے درود وسلامتی بھیجنے کا سبب ہے۔
۲۰۔۔۔ بھولی ہوئی چیز کے یاد آنے کا سبب ہے جیسا کہ گذر چکا۔
۲۱۔۔۔ پاکیزگیِ مجلس کا سبب ہے۔ تاکہ مجلس، مجلس والوں کے لئے قیامت کے دن باعثِ حسرت نہ ہو۔
۲۲۔۔۔ فقر دور ہونے کا سبب ہے۔ جیسا کہ گذر چکا۔
۲۳۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ذکر کے وقت درود پڑھنے سے درود پڑھنے والے پر لفظ بخیل کا اطلاق نہیں ہوتا۔
۲۴۔۔۔ درود پڑھنے والے کو جنت کے راستے پر ڈال دیتا ہے اور چھوڑنے والے کو جنّت کے راستے سے ہٹا دیتا ہے۔
۲۵۔۔۔ جس مجلس میں اللہ ورسول کا ذکر نہ ہو حمد اور ثنا نہ ہو درود شریف نہ ہو اخیر میں پڑھ لینے سے اس مجلس کی بدبو سے نجات مل جاتی ہے۔
۲۶۔۔۔ جس کلام کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی تعریف اور درود شریف سے ہو اس کے اخیر میں درود پڑھنے سے کلام پورا ہو جاتا ہے۔
۲۷۔۔۔ پُل صراط پر بندے کے لئے خوب نور کا سبب ہے اس کے بارے میں بھی حافظ ابو موسیٰؒ نے ایک حدیث نقل کی ہے۔

الثامنة والعشرون: أنه يخرُج بها العبدُ عن الجفَاء.

التاسعة والعشرون: أنها سببٌ لإبقاء الله سبحانه الثناء الحسن للمصلِّي عليه بينَ أهل السماء والأرض: لأن المُصلِّي طالبٌ من الله أن يثنيَ على رسوله ويكرمَه ويُشرِّفَه، والجزاءُ من جنس العمل، فلا بد أن يحصلَ للمصلي نوعٌ من ذلك.

الثلاثون: أنها سببٌ للبركة في ذاتِ المصلِّي وعمله وعمره، وأسباب مصالحه، لأن المصلِّي داعٍ ربَّه أن يباركَ عليه وعلى آله، وهذا الدعاء مُستجاب، والجزاء من جنسه.

الحادية والثلاثون: أنها سببٌ لنيل رحمة الله له، لأن الرحمةَ إما بمعنى الصلاة كما قاله طائفة، وإما من لوازمها وموجباتها على القول الصحيح، فلا بد للمُصلِّي عليه من رحمة تنالُه.

الثانية والثلاثون: أنها سببٌ لدوام محبته للرسول ﷺ وزيادتها وتضاعفها، وذلك عقدٌ من عقود الإيمان الذي لا يتِمُّ إلا به، لأن العبدَ كلَّما أكثرَ من ذكر المحبوب، واستحضاره في قلبه، واستحضار محاسنه ومعانيه الجالبة لحبِّه؛ تضاعفَ حبُّه له وتزايدَ شوقُه إليه، واستولى على جميع قلبه، وإذا أعرضَ عن ذكره وإحضار محاسنه بقلبه، نقصَ حبُّه من قلبه، ولا شيءَ أقرَّ لعين المحبِّ من رُؤية محبوبه، ولا أقرَّ لقلبِه من ذكره وإحضار محاسنِه، فإذا قويَ هذا في قلبه جرى لسانُه بمدحه والثناءِ عليه، وذكر محاسنه، وتكونُ زيادةُ ذلك ونقصانه بحسب زيادة الحبِّ ونقصانه في قلبه، والحسُّ شاهدٌ بذلك، حتى قال الشعراء بذلك:

عَجِبْتُ لمن يَقولُ ذَكَرْتُ حبِّي ... وهَل أَنْسَى فأَذْكُرُ مَنْ نَسيْتُ

فتعجَّبَ هذا المحبُّ ممن يقول: ذكرتُ محبوبي، لأن الذِّكرَ يكون بعد النسيان، ولو كَمُلَ حبُّ هذا لما نسي محبوبَه.

۲۸۔۔۔ درود پڑھنے سے بندہ جفاء سے نکل جاتا ہے۔
۲۹۔۔۔ زمین و آسمان والوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی طرف سے اچھے ذکر کی بقا کا سبب ہے کیونکہ درود پڑھنے والا اللہ تعالیٰ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے لئے ثناء اور اکرام وتشریف کا طالب ہوتا ہے (اور قاعدہ یہ ہے) کہ جیسا عمل ہوتا ہے ویسا ہی بدلہ ملتا ہے تو درود پڑھنے والے کو بھی اسکا حصہ ضرور حاصل ہوگا۔
۳۰۔۔۔ درود پڑھنے والے کی ذات اس کے عمل اور عمر اور دوسرے مصالح میں برکت کا سبب ہے کیونکہ درود پڑھنے والا بھی یہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کی آل پر برکت بھیجے۔ اور یہ دعا مقبول ہے تو حسبِ قاعدہ اس کو اسی چیز سے حصّہ ملے گا۔
۳۱۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حصول کا سبب ہے کیونکہ صلوٰۃ کے معنی یا تو رحمت کے ہیں۔ جیسا کہ ایک جماعت کہتی ہے یا رحمت، صلوٰۃ کے لوازم اور موجبات میں سے ہے۔ اور صحیح قول یہی ہے۔ بہر حال درود پڑھنے والوں کو رحمت ضرور حاصل ہوگی۔
۳۲۔۔۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے دوام محبّت اور اس میں خوب ترقی کا سبب ہے۔ اور یہ چیز ایمان کی کڑیوں میں سے ایسی کڑی ہے کہ جس کے بغیر ایمان پورا نہیں ہوتا۔ کیونکہ بندہ جتنا جتنا محبوب کے ذکر میں کثرت کرے گا اور محبوب کو اپنے قلب میں مستحضر کرتا رہے گا۔ نیز محبوب کے محاسن اور وہ باتیں جو محبوب کی محبت پیدا کریں۔ ان کا استحضار کرتا رہے گا۔ اتنی ہی محبت بڑھتی رہے گی اور محبوب کی تڑپ اور شوق ترقی کرتا رہے گا اور تمام قلب پر غالب ہو جائے گا۔ اور اگر محبوب کے ذکر اور قلب میں محبوب کے محاسن کے احضار سے اعراض کرے گا تو محبتِ قلبی میں کمی ہو جائے گی۔ مُحِبْ کی آنکھوں کی ٹھنڈک رویتِ محبوب سے بڑھکر اور کوئی چیز نہیں اور مُحِبْ کے قلب کی ٹھنڈک محبوب کے ذکر اور محبوب کے محاسن کے اظہار سے بڑھکر اور کسی چیز میں نہیں۔ یہ چیز جب قلب میں قوت پکڑلے گی تو مُحِبْ کی زبان پر محبوب کی مدح وثنا۔ اور محبوب کے محاسن کا ذکر خود ہی جاری ہو جائے گا اور اس چیز میں کمی زیادتی محبت میں کمی زیادتی کے اعتبار سے ہوگی۔ اور یہ چیز محسوس ہے۔ یہاں تک شعراء نے بھی اسکو کہا ہے ؎ عجبت لمن یقول ذکرتُ حِبّیْ ÷ وھل انسیٰ فاذکر من نسیت۔
ان لوگوں پر مجھے تعجب ہے جو کہتے ہیں کہ میں نے اپنے محبوب کو یاد کیا۔ بھلا میں بھولا ہی کب تھا کہ یاد کروں تو یہ مُحِبْ تعجب کر رہا ہے ان لوگوں پر جو کہتے ہیں کہ میں نے محبوب کو یاد کیا۔ کیونکہ یاد کرنا تو بھولنے کے بعد ہوتا ہے اور اگر اسکی محبت کامل ہوتی تو محبوب کو بھولتا ہی نہ۔

وقال آخر:

أُرِيـدُ لأنْسَى ذِكْـرَهَـا فكـأنَّمَـا تَمثَّـلُ لي لَيْلَى بكُـلِّ سَبِيـلِ

فهذا أخبرَ عن نفسه أن محبَّتَه لها مانعٌ له من نسيانها.

وقال آخر:

يُـرَادُ مِـنَ القـلْبِ نِسْيَـانُكُـم وتَـأْبى الـطِّبَـاعُ على النَّـاقِـلِ

فأخبر أن حُبَّهم وذِكرَهم قد صار طبعاً له، فمن أراد منه خلافَ ذلك أبتْ عليه طباعُه أنْ تنتقلَ عنه، والمثلُ المشهور: «مَنْ أَحبَّ شيئاً أكثرَ من ذِكْرِهِ»، وفي هذا الجناب الأشرف أحقُّ ما أنشد:

لو شُقَّ عن قلبي فِرَى وَجْهِهِ[1] ذِكْـرُكَ والتَّـوحِيـدُ فـي سَـطْرِ

فهذا قلبُ المؤمن: توحيدُ الله وذكرُ رسولِه مكتوبان فيه لا يتطرَّقُ إليهما محوٌ ولا إزالة، ولما كانت كثرةُ ذِكر الشيء موجبةً لدوام محبّته، ونسيانه سبباً لزوال محبته أو ضعفِها، وكان الله سبحانه هو المُستحقُّ من عباده نهايةَ الحبِّ مع نهاية التعظيم، بل الشِّركُ الذي لا يغفرُه الله تعالى هو أن يُشركَ به في الحبِّ والتعظيم، فيحِبُّ غيرَه ويُعظِّم من المخلوقات غيرَه، كما يُحِبُّ اللهَ تعالى ويُعظِّمه، قال تعالى: ﴿ ومِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ الله أَنْدَاداً يُحبُّونَهم كحبِّ الله والـذينَ آمَنُوا أشـدُّ حُبّاً لله ﴾ [البقرة: ١٦٥]، فأخبرَ سبحانَه أن المشركَ يُحبُّ النِّـدَّ كما يُحِبُّ اللهَ تعالى، وأن المؤمنَ أشدُّ حُبّاً لله من كلِّ شيءٍ، وقال أهلُ النَّارِ في النَّار: ﴿ تالله إنْ كُنَّا لفي ضَلالٍ مُبين. إذْ نُسَوِّيكُم بربِّ العالمين ﴾ [الشعراء: ٩٧ ـ ٩٨].

---

(١) كذا في الأصل، وفي المطبوع: «ففي وسطه»، و«فِرى وجهه»: أي وجهه المصنوع.

دوسرا شاعر کہتا ہے ؎ ارید لانسیٰ ذکرہا فکأنما ٭ تمثل لی لیلیٰ بکل سبیل
میں لیلیٰ کو بھلانا چاہتا ہوں تو لیلیٰ گویا ہر طرف سے متمثل ہو کر گویا میرے سامنے آجاتی ہے۔ تو یہ شاعر اپنے بارے میں کہہ رہا ہے کہ لیلیٰ کی محبت اسکو بھولنے سے مانع ہوتی ہے۔

دوسرا شاعر کہتا ہے ؎

یراد من القلب نسیانکم ٭ وتأبی الطباع علی الناقل

لوگ چاہتے ہیں کہ قلب تمہیں بھلا دے لیکن طبیعت اس کا انکار کرتی ہے۔

یہ شاعر بتا رہا ہے کہ محبوب کی محبت اور اس کا ذکر اس کے لئے طبیعت بن گئی ہے۔ اگر اس کا خلاف کرنا چاہے تو طبیعت اس سے منتقل ہونا نہیں چاہتی اور مثل مشہور ہے "من احب شیئا اکثر من ذکرہ" اور اس عظیم بارگاہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بارے میں بہت حق اور بہت عمدہ کسی نے کہا ؎

لو شق عن قلبی فری وجہہ ٭ ذکرک والتوحید فی سطر

اگر میرے دل کو چیرا جائے تو اس میں تمہارا ذکر اور توحید ایک سطر میں ہوگا۔

تو یہ ہے قلبِ مؤمن ۔ کہ جس میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے رسول کا ذکر اس طرح لکھے ہوتے ہیں کہ بالکل نہیں مٹا سکتے اور چونکہ کسی چیز کی کثرتِ ذکر اس کے دوامِ محبت کا ذکر ہوتی ہے۔ اور نسیان، زوال محبت یا اس میں کمی کا سبب ہوتا ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ ہی بندوں کی طرف سے انتہائی محبت اور انتہائی تعظیم کا مستحق ہے بلکہ جس شرک کی مغفرت نہیں ہوتی وہ یہی ہے۔ کہ محبت اور تعظیم میں کسی کو شریک کرے۔ کہ جیسے اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرتا ہے۔ ویسا ہی غیر اللہ سے محبت و تعظیم کا برتاؤ کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :۔

" ومن الناس من یتخذ من دون اللہ اندادا یحبونہم کحب اللہ والذین اٰمنوا اشد حبًا للہ۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا کہ مشرک ند سے ایسے ہی محبت کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنی چاہیئے۔ لیکن مومن اللہ تعالیٰ سے محبت ہر چیز سے زیادہ کرتا ہے۔ اہلِ نار جہنم میں جا کر کہیں گے۔

" تاللہ إن کنا لفی ضلالٍ مبین اذ نسویکم برب العٰلمین"

ومن المعلوم أنهم إنما سوَّوْهم به سبحانه في الحبِّ والتألُّه والعبادة، وإلا فلم يقلْ أحدٌ قطُّ إن الصنمَ أو غيرَه من الأندادِ مساوٍ لربِّ العالمين في صفاته، وفي أفعاله، وفي خلق السماواتِ والأرض، وفي خلق عباده أيضاً، وإنما كانت التسوية في المحبة والعبادة.

وأضلُّ من هؤلاء وأسوأُ حالاً من سوَّى كلَّ شيء بالله سبحانه في الوجود، وجعلَه وجودَ كلِّ موجود كامل أو ناقص، فإذا كان الله قد حكمَ بالضلال والشقاء لمن سوَّى بينه وبين الأصنام في الحبِّ، مع اعتقاد تفاوتِ ما بينَ الله وبين خلقه في الذات والصفات والأفعال، فكيف بمن سوَّى اللهَ بالموجوداتِ في جميع ذلك، وزعمَ أنه ما عبدَ غيرَ الله في كل معبود[1].

والمقصود: أن دوامَ الذِّكر لما كان سبباً لدوام المحبّة، وكان الله سبحانه أحقَّ بكمال الحبِّ والعبودية والتعظيم والإجلال، كان كثرةُ ذكره من أنفعِ ما للعبد، وكان عدوُّه حقاً هو الصَّادُّ عن ذكر ربِّه وعبوديته؛ ولهذا أمرَ سبحانَه بكثرة ذِكره في القرآن، وجعلَه سبباً للفلاح، فقال تعالى: ﴿ واذكُروا الله كثيراً لعلَّكم تُفلحون ﴾ [الجمعة: ١٠]، وقال: ﴿ يا أيُّها الذينَ آمنُوا اذكُروا اللهَ ذِكْرَاً كثيراً ﴾ [الجمعة: ٤١]، وقال: ﴿ والذاكرينَ اللهَ كثيراً والذَّاكراتِ ﴾ [الأحزاب: ٣٥]، وقال: ﴿ يا أيُّها الذينَ آمنُوا لا تُلْهِكُم أموالُكم ولا أولادُكم عن ذِكرِ الله ومَنْ يفعلْ ذلك فأُولئكَ هم الخَاسِرُون ﴾ [المنافقون: ٩]، وقال: ﴿ فاذْكُروني أذْكُرْكُم ﴾ [البقرة: ١٥٢].

وقال النبي ﷺ: «سَبَقَ المُفَرِّدُون»، قالوا: يا رسول الله وما

---

(١) القائلون بذلك: هم أهل وحدة الوجود، مثل ابن عربي، وابن الفارض، وابن سبعين، وعبد الكريم الجيلي، ومن اتبع طريقهم، كما بيَّن ذلك الشيخ ابن القيِّم رحمه الله في غير هذا الموضع.

یہ بات معلوم ہے کہ مشرکین جو بتوں کو اللہ تعالیٰ کی برابری کا درجہ دیتے تھے وہ محبت اور تذلل اور عبادت ہی میں دیتے تھے۔ ورنہ یہ کوئی بھی نہیں کہتا کہ صنم وغیرہ اللہ تعالیٰ کی صفاتِ خاصہ کے برابر ہیں یا اللہ تعالیٰ کے افعال یا زمین وآسمان کے پیدا کرنے میں یا بندوں کے پیدا کرنے میں برابر ہیں۔ بلکہ برابری صرف محبّت وعبادت میں تھی۔

اوران سے بھی زیادہ گمراہ اور برا حال ان لوگوں کا ہے جنہوں نے ہر چیز کو وجود میں اللہ تعالیٰ کے برابر کر دیا اور ہر کامل یا ناقص کے وجود کو اللہ تعالیٰ کا وجود قرار دیا۔ لہٰذا جب اللہ تعالیٰ نے باوجود ذات وصفات وافعال میں تفاوت کے اعتقاد کے اللہ تعالیٰ اور اصنام میں محبّت میں برابر کرنے والوں پر ضلال اور گمراہی اور بدبختی کا حکم لگایا تو ان کا کیا حال ہوگا جنہوں نے ہر چیز کو ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کے برابر کردیا۔ اور یہ گمان کیا کہ کسی بھی معبود کی عبادت کی جائے تو گویا وہ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت ہوگی۔

اور مقصود یہ ہے کہ دوامِ ذکر چونکہ دوامِ محبت کا سبب ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کمالِ محبّت کمالِ بندگی کمالِ تعظیم واجلال کے مستحق ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے ذکر کی کثرت بندے کے لئے سب سے زیادہ نافع ہے۔ اوراسی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ کی عبودیت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے مانع ہو وہی اصل میں اس کا دشمن ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کثرتِ ذکر کا امر فرمایا ہے۔ اوراس کو کامیابی کا سبب بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "اذکروا اللّٰہ کثیرًا لعلکم تفلحون" اور فرماتے ہیں:۔ "یاایھا الذین امنوا اذکروا اللّٰہ ذکرًا کثیرًا" اور فرماتے ہیں "والذاکرین اللّٰہ کثیرًا والذاکرات" اور فرماتے ہیں۔ "یاایھا الذین امنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللّٰہ ومن یفعل ذالك فاولٰئك ھم الخاسرون" اور فرماتے ہیں :۔"فاذکرونی اذکرکم"

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مفرّدین سبقت لے گئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا:

المُفَرِّدُون؟ قال: «الذَّاكِرُونَ الله كَثيراً والذاكرات»[1]

وفي الترمذي: عن أبي الدرداء، عن النبي ﷺ أنه قال: «ألا أدلُّكم على خيرِ أعمالِكم، وأزْكَاهَا عند مَليكِكُم، وأرفعِها في دَرجاتِكم، وخيرٍ لكم من إنفاقِ الذَّهبِ والورِقِ، وخيرٍ لكم من أن تَلْقُوا عدوَّكُم، فتَضربوا أعناقَهم ويَضرِبُوا أعناقَكم؟»، قالوا: بلى يا رسول الله، قال: «ذِكْرُ الله»[2]، وهو في الموطأ موقوف على أبي الدرداء.

قال معاذ بن جبل: ما عمل آدمي عملاً أنجى له من عذابِ الله من ذِكْر الله. وذِكْرُ رسولِه ﷺ تبعٌ لذكره.

والمقصود: أن دوامَ الذكر سببٌ لدوام المحبّة، فالذكرُ للقلب كالماء للزرع، بل كالماء للسَّمَكِ، لا حياةَ له إلا به[3]

وهو أنواع: ذكرُه بأسمائه، وصفاته، والثناء عليه بها.

الثاني: تسبيحُه وتحميدُه وتكبيرُه وتهليلُه وتمجيدُه، وهو الغالبُ من استعمال لفظ الذكر عند المتأخرين.

الثالث: ذكرُه بأحكامه وأوامره ونواهيه، وهو ذكرُ أهل العلم، بل الأنواعُ الثلاثة هي ذكرُهم لربِّهم.

ومن أفضل ذِكْره ذكرُه بكلامه، قال تعالى: ﴿ومَنْ أَعْرَضَ عن ذِكْرِي فإنَّ له معيشةً ضَنْكاً ونحشرُه يومَ القيامةِ أعمى﴾ [طه: ١٢٤]، فذِكْرُه هنا: كلامُه الذي أنزله على رسوله.

---

(١) مسلم (٢٦٧٦)، والترمذي (٣٥٩٠)، و«المفرِّدُون»: الذين تفردوا واستقلوا عن غيرهم بذكر الله عز وجل.

(٢) الترمذي (٣٣٧٤)، وابن ماجه (٣٧٩٠)، والحاكم في «المستدرك» ١/٤٩٦ وصححه، ووافقه الذهبي، وأخرجه مالك في «الموطأ» ١/٢١١ موقوفاً.

(٣) قد أوضح المصنف رحمه الله من فوائد الذكر وثمراته وأتى فيه ما لم يُسبق إليه، في كتابه «الوابل الصَّيِّب من الكلم الطيب» فارجع إليه فإنه نافع جداً.

یہ مُفرّدین کون لوگ ہیں ؟
آپ نے ارشاد فرمایا وہ مرد اور عورتیں جو اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرتے ہیں۔
اور ترمذی میں ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے نقل کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہؓ سے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمام اعمال میں بہترین چیز ہے۔ اور تمہارے مالک کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ تمہارے درجوں کو سب سے زیادہ بلند کرنے والی اور سونے چاندی کو (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) خرچ کرنے سے بھی زیادہ بہتر اور (جہاد میں) تم دشمنوں کو قتل کرو اور وہ تم کو قتل کریں اس سے بھی بڑھی ہوئی۔
صحابہؓ نے عرض کیا ضرور بتادیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔
یہ حدیث مؤطا میں بھی موقوفاً مذکور ہے۔
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آدمی کا کوئی عمل ذکر اللہ سے بڑھکر عذاب سے نجات دلانے والا نہیں۔
اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے تابع ہے۔
مقصود یہ ہے۔ کہ دوامِ ذکر دوامِ محبت کا سبب ہے۔ پس ذکر قلب کے لئے ایسا ہی ہے جیسے کھیتی کے لئے پانی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر جیسے مچھلی کے لئے پانی کہ مچھلی کی زندگی ہی پانی کے ساتھ ہے۔
پھر ذکر کی کئی قسمیں ہیں (۱)۔ اللہ تعالیٰ کی ثناء۔ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کے اسماء اور صفات کے ذریعہ۔
(۲)۔ اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تحمید، تکبیر، تہلیل، تمجید (سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ) اور متاخرین جب ذکر بولتے ہیں تو عموماً یہی مراد لیتے ہیں۔
(۳)۔ اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کے اوامر و نواہی کے ذریعہ سے اس کو یاد کرنا یہ اہلِ علم کا ذکر ہے۔ بلکہ یہ تینوں قسمیں اہلِ علم کے اذکار ہیں۔
اور افضلِ ذکر خود اللہ تعالیٰ کے کلام (تلاوت قرآن کریم) کے ذریعہ اس کو یاد کرنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :۔
"ومن اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکاً ونحشرهٗ یوم القیامة اعمٰی"۔
یہاں ذکر سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ کلام ہے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر نازل ہوا۔

وقال تعالى: ﴿ الذينَ آمنُوا وتَطْمَئِنُّ قلوبُهم بذكرِ الله ألا بذكْرِ الله تطْمَئِنُّ القلوبُ ﴾ [الرعد: ٢٨]، ومن ذِكْره سبحانه: دعاؤُه واستغفارُه والتضرُّعُ إليه، فهذه خمسة أنواع من الذكر.

الفائدة الثالثة والثلاثون: أن الصَّلاةَ عليه ﷺ سببٌ لمحبَّته للعبد، فانها إذا كانت سبباً لزيادة محبّة المصلِّى عليه له، فكذلك هي سبب لمحبته هو للمُصلِّي عليه

الرابعةُ والثلاثون: أنها سببٌ لهداية العبد وحياة قلبه، فإنه كلما أكثرَ الصَّلاة عليه وذكره، استولتْ محبَّته على قلبه، حتى لا يبقى في قلبه معارضة لشيء من أوامره، ولا شكٌّ في شيء مما جاء به، بل يصيرُ ما جاءَ به مكتوباً مسطوراً في قلبه، لا يزال يقرؤُه على تعاقُب أحواله، ويقتبسُ الهدى والفلاح وأنواعَ العلوم منه، وكلما ازداد في ذلك بصيرة وقوَّةً ومعرفةً، ازدادتْ صلاتُه عليه ﷺ

ولهذا كانت صلاةُ أهل العلم العارفين بسنته وهديه المتبعين له عليه، خلافَ صلاة العوام عليه، الذين حظُّهم منها إزعاج أعضائهم بها ورفعُ أصواتهم، وأما أتباعُه العارفون بسنَّته العالمون بما جاء به، فصلاتُهم عليه نوع آخر، فكلما ازدادُوا فيما جاء به معرفةً، ازدادُوا له محبَّةً ومعرفةً بحقيقة الصَّلاة المطلوبة له من الله.

وهكذا ذِكْرُ الله سبحانه، كلما كان العبدُ به أعرف وله اطوعَ وإليه أحبَّ، كان ذِكْرُه غيرَ ذكرِ الغافلين واللاَّهين، وهذا أمرٌ إنما يُعلم بالخُبْر لا بالخَبَر، وفرق بين من يذكر صفاتَ محبوبهِ الذي قد مَلَك حبُّه جميعَ قلبه، ويُثني عليه بها ويُمجِّدُه بها، وبينَ مَنْ يذكرُها إما أمارةً وإما لفظاً، لا يدري ما معناه، لا يطابق فيه قلبُه لسانه، كما أنه فرقٌ بين بكاء النائحة وبكاء الثكلى، فذِكْرُه ﷺ وذِكْرُ ما جاء به، وحمدُ الله تعالى على إنعامه علينا ومِنّته

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "الذین اٰمنوا وتطمئن قلوبھم بذکر اللہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب"۔
اور اللہ تعالیٰ سے دُعا اور استغفار اور تضرّع وزاری یہ بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر میں داخل ہے۔ پس یہ ذکر کی پانچ قسمیں ہوئیں۔

فائدہ ۲۳ :۔ درود شریف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا بندے سے محبت کرنے کا سبب ہے۔ کیونکہ جب یہ آپ سے محبت کی زیادتی کا سبب ہے۔ تو آپ کی درود پڑھنے والے سے محبّت کا بھی سبب ہے۔

(۲۴) بندے کی ہدایت اور حیاتِ قلبی کا سبب ہے۔ کیونکہ جتنا زیادہ درود شریف پڑھے گا اور جتنا زیادہ آپ کو یاد کرے گا اتنا ہی آپ کی محبت بندے کے قلب پر غالب ہوتی جائے گی۔ یہاں تک کہ آپ کے اوامر کو قبول کرنے میں قلب کو کوئی معارضہ نہیں ہوگا۔ اور نہ آپکی لائی ہوئی کسی چیز میں شک باقی رہے گا۔ بلکہ آپ کی شریعت قلب میں ایسی ہو جائے گی گویا لکھی ہوئی ہو۔ جس کو ہر وقت پڑھتا رہے۔ اور اس سے ہدایت وفلاح اور قسم قسم کے علوم کا اقتباس کرتا ہے۔ اور جتنی جتنی اس بارے میں بصیرت وقوت اور معرفت بڑھتی رہے گی درود شریف کی کثرت میں بھی زیادتی ہوتی رہے گی۔

اسی وجہ سے جو اہلِ علم آپ کی سنت اور طریقہ کے عارف اور اس کے متبع ہیں۔ ان کا آپ پر درود عوام کے درود سے مختلف ہے، عوام کا درود تو یہ ہے کہ اعضاء کو ہلا لیا اور آواز بلند کر دی، لیکن جو آپ کے متبع ہیں، آپ کی سنت کے عارف ہیں اور شریعت کے عالم ہیں ان کا درود بھیجنا اور ہی نوع سے ہے، ان حضرات کی معرفتِ شریعت جتنی بڑھتی جاتی ہے اتنی ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ ان حضرات کی محبت، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو درود مطلوب ہے اس کی حقیقت کی معرفت بھی بڑھتی جاتی ہے۔

یہی حال اللہ تعالیٰ کے ذکر کا ہے جتنا بندہ اللہ تعالیٰ کا عارف اور اس کا مطیع، اور اس سے محبت کرنے والا ہوگا اتنا ہی اس کے ذکر اور غافلوں اور کھلاڑیوں کے ذکر میں فرق ہوگا۔

یہ چیز صرف تجربہ سے معلوم ہو سکتی ہے، صرف علم سے نہیں۔

بڑا فرق ہے اس شخص میں جو اپنے ایسے محبوب کی صفات کا ذکر کرتا ہے جس کی محبّت اس کے تمام قلب پر غالب ہے، ان صفات کے ساتھ وہ اپنے اس محبوب کی ثناء اور بزرگی بیان کرتا ہے۔

اور اس شخص میں جو صرف علامتی طور پر یا لفظی طور پر یاد کرتا ہے یہ نہیں جانتا کہ ان صفات کے معانی کیا ہیں جو محبوب کی تعریف وتمجید میں استعمال کر رہا ہے یا اس کی زبان قلب کا ساتھ نہیں دیتی۔ جیسا کہ کرائے کی رونے والی اور خود مصیبت زدہ کے رونے میں فرق ہے۔

پس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ذکر، اور آپ کی شریعت کا ذکر، اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اسکا ہمارے اوپر انعام واحسان کا شکر کہ اس نے آپ کو ہمارے لئے نبی بنا کر بھیجا یہی وجود کی حیاۃ اور اسکی روح ہے۔

بإرساله، هو حياةُ الوجود وروحُه، كما قيل:

روحُ المجالسِ ذِكْرُه وحديثُه وهُدَىً لكُلِّ مُلدَّدٍ حَيْرَانِ
وإذا أُخِلَّ بذكرِه في مَجْلِسٍ فأولئكَ الأمواتُ في الحَيَّانِ

الخامسة والثلاثون: أنها سببٌ لعرض اسم المصلِّي عليه ﷺ وذكره عندَه، كما تقدم قولُه ﷺ: «إنَّ صلاتَكُم معروضةٌ عليَّ»، وقوله: «إنَّ الله وكَّلَ بقبري ملائكةً يُبَلِّغُونِي عَنْ أُمَّتي السَّلامَ»، وكفى بالعبد نبلاً أن يذكرَ اسمه بين يديْ رسول الله ﷺ، وقد قيل في هذا المعنى:

ومَنْ خَطَرَتْ منه ببالِكَ خَطْرَةٌ حَقِيْقٌ بأن يَسمُو وأنْ يتقدَّمَا

وقال الآخر:

أهلاً بما لم أكنْ أهلاً لموقعِه قولَ المُبَشِّر بعدَ اليَأْسِ بالفَرَجِ
لكَ البِشَارةُ فاخلعْ ما عَلَيْكَ فقدْ ذُكِرْتَ ثَمَّ على ما فِيكَ من عِوَجِ

السادسة والثلاثون: أنها سببٌ لتثبت القدم على الصراط، والجواز عليه، لحديث عبد الرحمن بن سَمُرة الذي رواه عنه سعيدُ بن المسيَّب في رؤيا النبي ﷺ: «ورأيتُ رجلاً من أمتي يزحفُ على الصِّراطِ ويحبُو أحياناً ويتعلَّق أحياناً، فجاءته صلاتُه عليَّ فأقامته على قدمَيْه وأنقذته».

رواه أبو موسى المديني، وبنى عليه كتابه في الترغيب والترهيب، وقال: هذا حديث حسن جداً.

السابعة والثلاثون: أن الصَّلاةَ عليه ﷺ أداءٌ لأقلِّ القليل من حقِّه، وشكر له على نعمتِه التي أنعم الله بها علينا، مع أن الذي يستحقه من ذلك لا يُحصى علماً ولا قدرةً، ولا إرادة، ولكنَّ الله سبحانه لكرمه رضي من عباده باليسير من شكرِه وأداءِ حقِّه.

الثامنة والثلاثون: أنها متضمنةٌ لذِكْرِ الله وشكره، ومعرفة إنعامِه على

جیساکہ شاعر کہتا ہے ؎ آپ کا ذکر اور آپ کی باتیں ہی مجلسوں کی روح ہیں، اور ہر اِدھر اُدھر بھٹکنے والے حیران کے لئے باعث ہدایت ہے۔
اور اگر کسی مجلس میں آپ کا ذکر نہ کیا جائے تو اہلِ مجلس کی مثال زندوں میں مُردوں کی سی ہے۔

۳۵ــــ یہ سبب ہے درود پڑھنے والے کے نام کے پیش کئے جانے کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بارگاہ میں اور آپ کے پاس اس کا تذکرہ ہونے کا جیساکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا قول گذر چکا۔ کہ تمہارا درود پڑھنا مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ نیز دوسرا یہ قول کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتے میری قبر پر مقرر فرما دیئے ہیں جو مجھ پر میری اُمت کے سلام پہنچایا کرتے ہیں بندے کے لئے اور بندے کے فخر کے لئے یہی بات کافی ہے۔ کہ اس کا ذکر حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سامنے کیا جائے۔ اس معنی میں کسی شاعر نے کہا ہے کہ اگر کسی کا خیال بھی آپ کے دل میں آجاتے تو اسکو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ اچھلے کودے۔ دوسرا شاعر کہتا ہے۔ مبارک ہے ناامیدی کے بعد کُشادگی کی بشارت دینے والے کا وہ قول جس کا میں اھل نہیں تھا۔ (وہ قول یہ ہے) تمہیں بشارت ہو جو تمہارے اوپر کپڑے ہیں اب وہ مجھے انعام میں اتار کر دیدو۔ کیونکہ باوجود تمہاری کجی کے تمہارا وہاں ذکر ہوا ہے۔

۳۶ــــ یہ سبب ہے پل صراط پر قدم کے جمنے اور (بسلامت) اس پر گذر جانے کا۔ جیساکہ عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے جس کو سعید بن مصیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خواب کے بارے میں نقل فرمائی ہے۔ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنی اُمت میں سے ایک آدمی کو دیکھا جو بلصراط پر گھسٹ رہا ہے کبھی گھٹنوں کے بل چلتا ہے اور کبھی اس سے چمٹ جاتا ہے۔ تو مجھ پر پڑھا ہوا درود آیا اس کے دونوں پاؤں پر کھڑا کر کے اس کو وہاں سے نجات دلادی۔ اس حدیث پاک کو ابوموسیٰ مدینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے۔ اور اسی حدیث پر اپنی کتاب "الترغیب والترھیب" کی بناء کی اور فرمایا کہ یہ حدیث بہت ہی حسن ہے۔

۳۷ــــ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود پڑھنا۔ آپ کے حقوق میں سے بہت ہی قلیل حق کی ادائیگی ہے۔ اور اس نعمت کا شکر ہے۔ جسکا اللہ تعالیٰ نے ہم پر انعام کیا۔ حالانکہ جس کے آپ مستحق ہیں وہ نہ علم میں آسکتا ہے۔ نہ اس کی ادائیگی پر کوئی قادر ہو سکتا ہے۔ بلکہ اس کا ارادہ بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اپنے بندے سے تھوڑے ہی شکر اور تھوڑی ہی ادائیگی حق پر راضی ہو جاتے ہیں۔

۳۸ــــ یہ درود شریف اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اللہ تعالیٰ کے شکر کو بھی شامل ہے۔ اور آپ کو مبعوث فرما کر جو اللہ تعالیٰ نے بندوں پر احسان کیا ہے۔

عبيده بإرساله، فالمُصلِّي عليه ﷺ قد تضمَّنتْ صلاتُه عليه ذكرَ الله وذكرَ رسوله، وسؤاله أن يجزيَه بصلاتِه عليه ما هو أهلُه، كما عرفنا ربَّنا وأسماءَه وصفاتِه، وهدانا إلى طريق مرضاتِه، وعرفنا ما لنا بعد الوصول إليه، والقدوم عليه، فهي متضمنة لكل الإيمان، بل هي متضمنة للإقرار بوجوب الربِّ المدعو وعلمه وسمعه وقدرته وإرادته وصفاته وكلامه، وإرسال رسوله، وتصديقه في أخباره كلِّها، وكمال محبته، ولا ريبَ أن هذه هي أصولُ الإيمان، فالصَّلاةُ عليه ﷺ متضمنة لعلم العبد ذلك، وتصديقه به، ومحبته له، فكانت من أفضل الأعمال.

التاسعة والثلاثون: أن الصلاة عليه ﷺ من العبد هي دعاء، ودعاءُ العبد وسؤاله من ربِّه نوعان:

أحدُهما: سؤالُه حوائجه ومهماتِه، وما ينوبه في الليل والنهار، فهذا دعاء وسؤال، وإيثار لمحبوب العبد ومطلوبه.

الثاني: سؤاله أن يثنيَ على خليله وحبيبه، ويزيدَ في تشريفه وتكريمه وإيثاره ذكرَه، ورفعه، ولا ريبَ أن الله تعالى يحبُّ ذلك ورسولُه يُحبُّه، فالمصلِّي عليه ﷺ قد صرَفَ سؤالَه ورغبتَه وطلبَه إلى مَحابِّ الله ورسوله، وآثرَ ذلك على طلبه حوائجه ومحابِّه هو، بل كان هذا المطلوبُ من أحبِّ الأمور إليه وآثرِها عنده، فقد آثرَ ما يُحبُّه اللهُ ورسولُه على ما يُحبُّهُ هو، وقد آثرَ الله ومحابَّه على ما سواه، والجزاءُ من جنس العمل، فمن آثرَ الله على غيره آثرَه اللهُ على غيره، واعتبر هذا بما تجدُ الناسَ يَعتمدونه عند ملوكهم ورؤسائهم إذا أرادوا التقرب والمنزلة عندهم، فإنهم يَسألون المُطاعَ أن يُنعِمَ على من يعلمونه أحبَّ رعيته إليه، وكلما سألوهُ أن يزيدَ في حِبائه وإكرامه وتشريفه، علتْ منزلتُهم عنده، وازدادَ قربُهم منه، وحَظُوا بهم لديه، لأنهم يعلمون منه إرادةَ الانعام والتشريف والتكريم لمحبوبه،

اس کی معرفت کو بھی شامل ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود پڑھنا اللہ تعالیٰ کے ذکر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ذکر اور اللہ تعالیٰ سے اس سوال پر مشتمل ہے۔ کہ وہ آپ کو آپ کی شایانِ شان بدلہ دے۔ جیسا کہ اس میں ہمیں اپنے رب اور اس کے اسماء وصفات کی معرفت ہوتی ہے۔ اور مرضی رب کی طرف رہنمائی ہوتی ہے۔ اور اسکی بھی معرفت ہوتی ہے کہ ہمیں آخرت میں کیا ملے گا۔ گویا یہ درود پورے ایمان ہی پر مشتمل ہے۔

بلکہ یہ درود جس رب سے دعا کر رہے ہیں۔ اس کے اقرار اس کا علم و سمع قدرت وارادہ صفات وکلام سب کو مشتمل ہے نیز بندوں کی طرف رسول بھیجنا اور آپ کی دی ہوئی تمام خبروں کی تصدیق اور آپ کی کمالِ محبت کو مشتمل ہے ہے۔ اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ کہ یہی باتیں اصول ایمان ہیں۔

پس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود پڑھنا بندے کے ان سب باتوں کے جاننے ان کی تصدیق کرنے اور آپ کی محبت پر مشتمل ہے۔ لہٰذا درود پڑھنا افضل اعمال میں سے ہوا۔

۳۹۔۔۔ بندے کی طرف سے درود بھیجنا یہ دُعا ہے۔ اور بندے کی دعا اور اپنے رب سے سوال کرنے کی دو قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ بندہ اپنی حوائج اور دن رات کی ضروریات کا سوال کرے۔ یہ دعا اور سوال ہے۔ اور اپنے محبوب و مطلوب کو ترجیح دینا ہے۔ اور دوسرا یہ ہے کہ۔ بندہ اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کرے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب وخلیل کی ثنا کرے اس کی شرافت و بزرگی کو بڑھائے۔ اس کے ذکر کو اوروں کے ذکر پر ترجیح دے۔ اور اسی کے ذکر کو بلند کرے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس بات کو اللہ تعالیٰ بھی پسند کرتے ہیں۔ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بھی پسند کرتے ہیں۔ پس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود بھیجنے والا اپنے سوال اور اپنی رغبت اور طلب کو اللہ اور اس کے رسول کی پسند کی طرف پھیر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پسند کو اپنی ضروریات اور محبوبات کی طلب پر مقدم کرتا ہے۔ بلکہ یہی مطلوب بندے کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ اور ہر چیز پر مقدم ہوتا ہے۔ پس اس نے گویا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پسند کو ہر چیز پر مقدم کر دیا۔ (اور قاعدہ یہ ہے) کہ جیسا عمل اسی طرح کا بدلہ ملتا ہے۔ پس جس نے اللہ تعالیٰ کو غیر پر ترجیح دی اللہ تعالیٰ بھی اس کو غیر پر ترجیح دیں گے اور اس کو یوں سمجھ لیا جائے۔ کہ لوگ بادشاہوں اور رئیسوں کے پاس تقرب اور منزلت حاصل کرنے کے لئے کیا کرتے ہیں۔ کیونکہ جب دیکھتے ہیں۔ کہ فلاں آدمی بادشاہ یا رئیس کے نزدیک زیادہ محبوب ہے تو بادشاہ یا رئیس سے اس پر اور انعام واکرام کا سوال کرتے ہیں۔ اور جتنا اس محبوب کے اکرام وتشریف کو چاہتے ہیں اتنا ہی بادشاہ ورئیس کے پاس اس کا قرب ومنزلت بڑھتی ہے۔ کیونکہ بادشاہ و رئیس یہ جانتا ہے۔ کہ یہ شخص میرے محبوب کی تکریم وتشریف اور انعام کو چاہتا ہے۔

فأحبُّهم إليه أشدُّهم له سؤالاً ورغبةً أن يُتمَّ عليه إنعامَه وإحسانَه، هذا أمر مشاهد بالحسّ، ولا تكون منزلةُ هؤلاء ومنزلة المطاع حَوائجَه هو وهو فارغٌ من سؤاله تشريفَ محبوبه والإنعام عليه واحدةً، فكيف بأعظم محبٍّ وأجلِّه لأكرمِ محبوبٍ وأحقِّه بمحبَّة ربِّه له؟ ولو لم يكن من فوائد الصَّلاة عليه إلا هذا المطلوب وحده لكفى المؤمن به شرفاً.

وها هنا نكتةٌ حسنةٌ لمن علَّم أمته دينَه وما جاءهم به، ودعاهم إليه وحضَّهم عليه، وصبرَ على ذلك، وهي أن النبي ﷺ له من الأجر الزائد على أجر عمله مثل أجور من اتَّبعَه، فالداعي إلى سنَّته ودينِه، والمعلِّم الخيرَ للأمة إذا قصدَ توفيرَ هذا الحظ على رسول الله ﷺ وصرفه إليه، وكان مقصودُه بدعاء الخلق إلى الله التقربَ إليه بإرشاد عباده، وتوفيرِ أجور المطيعين له على رسول الله ﷺ مع توفيتهم أجورَهم كاملةً كان له من الأجر في دعوته وتعليمه بحسب هذه النية، وذلك فضلُ الله يُؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم.

* * *

پس بادشاہ و رؤسا کے پاس وہی زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ جو ان کے محبوب کے انعام و اکرام کو پسند کرتا ہے یہ چیز محسوس و مشاہد ہے۔

تو جب بادشاہوں کے نزدیک ایسے شخص کا مرتبہ جو انکی محبوبات کی ترجیح چاہتا ہو اور ایسا شخص جو انکی محبوبات کی تقدیم میں خاموش ہو تو پھر سب سے بڑے مُحِبْ اور سب سے بزرگ محبوب کا حال کیا ہو گا ؟

اور اگر درود شریف کے فوائد میں سے صرف یہی ایک فائدہ ہوتا۔ تو یہ بھی مؤمن کے شرف کے لئے کافی تھا۔

اور یہاں ایک اور بہت عمدہ نکتہ ہے۔ اس شخص کے لئے جو اُمّت کو دین و شریعت سکھائے اور اس کی طرف دعوت دے اور اس دعوت میں مصائب پر صبر کرے۔ اور وہ یہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو اپنے عمل کے اجر کے علاوہ جتنے لوگ آپ کی اتباع کرتے ہیں۔ ان کا اجر بھی آپ کو ملتا ہے۔ تو جو شخص آپ کی سنت اور دین کا داعی ہو اور اُمّت کو خیر کی باتیں سکھلائے اگر وہ اپنے اس عمل سے یہ قصد کرے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا اجر اور بڑھے اور مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے کا مقصود اس کا یہ ہو کہ بندوں کی رہنمائی سے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرے۔ اور متبعین کے ثواب میں کچھ کمی کے بغیر حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو ان کے سب عملوں کا پورا پورا ثواب ملے تو ایسے داعی کو بھی اس کی دعوت و تعلیم پر اس کی نیت کے مطابق اجر ملے گا۔

وذالك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذوالفضل العظيم۔

صیغۂ قرآنی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ

(القرآن الحکیم)

چہل حدیث مشتمل بر صلوٰۃ وسلام

صِیَغ صَلوٰۃ

حدیث ۱

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ
الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ

حدیث ۲

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ
الْقَآئِمَۃِ وَ الصَّلٰوۃِ النَّافِعَۃِ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ ارْضَ
عَنِّیْ رِضًا لاَّ تَسْخَطُ بَعْدَہٗ أَبَدًا

حدیث ۳

أَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَصَلِّ
عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ

حدیث ۴

أَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ وَ بَارَکْتَ
وَ رَحِمْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ
وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (بیہقی)

حدیث ۵

أَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اٰلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ، أَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ إِبْرَاھِیْمَ
إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (بخاری شریف)

حدیث ۶

أَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اٰلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ

عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ ۔ (مسلم شریف)

حدیث ٧

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ ۔

حدیث ٨

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ (نسائی)

حدیث ٩

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔
(ابوداؤد)

حدیث ١٠

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ ۔ (ابوداؤد)

حدیث ١١

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

حدیث ١٢

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ (ابوداؤد شریف)

حدیث ١٣

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ
وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى
أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَجِيْدٌ۔ (مسلم شریف)

حدیث ١٤

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ
وَ أَزْوَاجِهٖ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَ أَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ۔ (ابوداؤد)

حدیث ١٥

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ
وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
إِبْرَاهِيْمَ، وَ تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ
(طبری)

حدیث ١٦

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ
إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ
إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ تَرَحَّمْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ۔ (سعایہ)

حدیث ١٧

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَ بَارِكْ
وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَ ارْحَمْ مُحَمَّدًا
وَ اٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
وَبَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ ۔ (سعايہ)

حديث ١٨

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ، اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ (صحاح ستہ)

حديث ١٩

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ۔
(حصن حصين)

حديث ٢٠

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ (نسائی)

حديث ٢١

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًى وَّ لَهٗ
جَزَآءً وَّ لِحَقِّهٖ اَدَآءً ، وَاَعْطِهِ
الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ الْمَقَامَ
الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ
وَ اجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ
وَ اجْزِهٖ اَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ
نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَ رَسُوْلًا عَنْ
اُمَّتِهٖ ، وَ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ
اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَ الصَّالِحِيْنَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ (بخاری ترغيب)

حديث ٢٢

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ

الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (سنن ابوداود، مستدرک حاکم، بیہقی)

حدیث ٢٣

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ، أَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ أَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَصَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ۔ (دارقطنی)

حدیث ٢٤

أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (مسلم)

حدیث ٢٥

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ۔ (نسائی)

صِيَغُ السَّلَامِ

حدیث ٢٦

أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ (بخاری شریف، نسائی)

حدیث ٢٧

أَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ - (مسلم، نسائی)

حدیث ۲۸

أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ
الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ
وَ بَرَكَاتُهٗ- أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْنَ
أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ أَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ - (نسائی)

حدیث ۲۹

أَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ
الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ
وَ بَرَكَاتُهٗ، سَلَامٌ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْنَ
أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ
وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَ رَسُوْلُهٗ- (نسائی شریف)

حدیث ۳۰

بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ، أَلتَّحِيَّاتُ
لِلّٰهِ وَ الصَّلَوَاتُ وَ الطَّيِّبَاتُ
أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ،

أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ
اللهِ الصّٰلِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ
إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، أَسْأَلُ اللهَ
الْجَنَّةَ وَ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ
(نسائی)

حدیث ۳۱

أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ
الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ
أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ
أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ
اللهِ الصّٰلِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ
إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ- (مؤطا)

حدیث ۳۲

بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ خَيْرِ الْأَسْمَآءِ
أَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ
لِلّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ أَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ،
أَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَ نَذِيْرًا،
وَ أَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا،
أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، أَلسَّلَامُ

عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَ اهْدِنِيْ- (ابن ماجه)

حديث ٣٣

اَلتَّحِيَاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ
وَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ
وَ بَرَكَاتُهٗ- (ابوداؤد)

حديث ٣٤

بِسْمِ اللّٰهِ، اَلتَّحِيَاتُ لِلّٰهِ
الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ،
اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَ رَحْمَةُ
اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ،
شَهِدْتُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
شَهِدْتُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ (ن)

حديث ٣٥

اَلتَّحِيَاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ
الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ (ن)

حديث ٣٦

اَلتَّحِيَاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ
الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ
وَ رَسُوْلُهٗ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا
النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ
الصَّالِحِيْنَ- (مسلم)

حديث ٣٧

اَلتَّحِيَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ
وَ بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ- (طحاوی)

حديث ٣٨

اَلتَّحِيَاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ
الطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَ رَسُوْلُهٗ- (ابن ماجه)

حديث ٣٩

اَلتَّحِيَاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ

الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ
الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ (مسلم شریف)

بِسْمِ اللّٰهِ وَ السَّلَامُ عَلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ (المستدرک حاکم)

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ
اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

محمد اقبال (اللہ اسکو معاف کرے)

ص ۔ ب ۱۱۰۱
مدینہ منورہ

جامع دُعا

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور! دعائیں تو آپ نے بہت سی بتادی ہیں اور ساری یاد رہتی نہیں، کوئی ایسی مختصر دعا بتادیجیے جو سب دعاؤں کو شامل ہو جائے اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا تعلیم فرمائی۔ (ترمذی)

(۱۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ

اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں وہ سب اچھی اچھی باتیں جو تیرے ہی محمد صلی اللہ

نَبِیُّكَ (سَیِّدُنَا) مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تجھ سے مانگی ہیں

وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ

اور ان تمام بُری باتوں کے شر سے پناہ لیتا ہوں جن سے تیرے نبی محمد صلی اللہ

(سَیِّدُنَا) مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تیری پناہ لی ہے

اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا

تو ہی وہ ذات ہے جس سے مدد مانگی جاتی ہے اور تیرا کام حق پہنچا دینا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ کسی میں نیکی کرنے کی

قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی قوت

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ